http://www.iahlesunnat.net

افضل البشر بعد الرسل

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے مبارک عقائد

مرتب

حضرت علامہ مولانا سید مظفر حسین شاہ صاحب قادری

تحریک اتحاد اہلسنّت پاکستان

http://www.iahlesunnat.net

﴿آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ تھا

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم جو چاہیں وہی ہوجاتا ہے﴾

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دفعہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

وعدني ربي عزوجل ان يدخل لي من أمتي الجنة مائة الف۔

ترجمہ: اللہ عزوجل نے مجھ سے وعدہ فرمایا ہے کہ وہ میری امت میں سے ایک لاکھ افراد کو جنت میں داخل کرے گا۔

یہ اِرشاد سن کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی "یانبی اللہ زدنا" یعنی یارسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اور زیادہ کیجئے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے پھر اپنے ہاتھ مبارک کی لپ بنا کر فرمادیا کہ "وھکذا" (اے صدیق اور اتنے) صدیق اکبر صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی "یانبی اللہ زدنا" یعنی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور زیادہ کیجئے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے ابوبکر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) اب رہنے بھی دو۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی:

ان الله عزوجل قادر ان يدخل الناس الجنة كلهم بحفنة واحدة

ترجمہ: یعنی اللہ تعالیٰ اِس بات پر قادر ہے کہ وہ ایک ہی لپ سے دنیا کو جنت میں داخل کردے۔

نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا

صدق عمر

یعنی، عمر نے سچ کہا۔ (مسند احمد، جلد ۳، صفحہ ۱۹۳)

http://www.iahlesunnat.net

معلوم ہوا کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا چاہتے ہیں ویسا ہی ہوجاتا ہے۔صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ نہیں فرمایا کہ یا اللہ اور زیادہ کردے بلکہ فرمایا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ زیادہ کردیں گویا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کرنا اللہ ہی کا کرنا ہے اور جو کہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا، اِن کا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کیا تعلق؟

﴿حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عقیدہ تھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی مزارِ اقدس میں حیات ہیں اور دیکھتے سنتے ہیں﴾

جس وقت حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا آپ کی وصیت کے مطابق آپ کے جنازہ کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مزارِ اقدس کے دروازہ پر لایا گیا اور ندا دی گئی (پکارا گیا) ''السلام علیك یارسول اللہ هذا أبوبكر بالباب''

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر سلام ہو، آپ کا ابوبکر دروازہ پر حاضر ہے

''قد انفتح واذا بهاتف يهتف من القبر أدخلوا الحبيب الى الحبيب''

دروازہ خود بخود کھل گیا اور قبرِ اقدس کے اندر سے آواز آئی ایک حبیب کو دوسرے حبیب کے پاس داخل کردو۔(تفسیر کبیر، جلد ۷، صفحہ ۴۳۳، مطبوعہ بیروت)

معلوم ہوا کہ صحابہ کرام اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا عقیدہ تھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انتقال کے بعد قبر میں بھی سنتے ہیں اور اپنے زائرین کو جانتے بھی ہیں۔

سب چیزیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر قربان کردینا ہی ایمان ہے، چاہے اولاد ہی کیوں نہ

http://www.iahlesunnat.net

ہو۔

غزوۂ بدر میں آپ کے صاحبزادے حضرت عبدالرحمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کفارِ مکہ کے ساتھ تھے۔اسلام قبول کرنے کے بعد اُنہوں نے اپنے والد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ جنگِ بدر میں کئی بار میری تلوار کی زد میں آئے، میں نے آپ سے صَرف ِنظر کی اور آپ کو قتل نہ کیا۔اس کے جواب میں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا عبدالرحمن! کان کھول کر سن لو، اگر تم میری تلوار کی زد میں آتے تو میں صَرف ِنظر نہ کرتا بلکہ تم کو قتل کر دیتا۔

معلوم ھوا: مخالفینِ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے قطع تعلق کرنا چاہیے، چاہے اولاد ہی کیوں نہ ہو یہ عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔

حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم ومحبت کے ساتھ ساتھ آپ کے نامِ اقدس کی بھی تعظیم فرمایا کرتے تھے

وذکر الدیلمی فی الفردوس من حدیث ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرفوعاً من مسح العین بباطن أنملة السبابتین بعد تقبیلھما عند قول المؤذن أشھد أن محمدا رسول اللہ وقال أشھد ان محمدا عبدہ ورسولہ رضیت باللہ ربا وبالإسلام دینا وبمحمد صلی اللہ علیہ وسلم نبیا حلت لہ شفاعتی۔

معنی ومفھوم: سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جب موذن دورانِ اذان ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' کہے تب دونوں شہادت کی انگلیوں کو چوم کر اپنی آنکھوں کا مسح کرے اور جب دوسری بار کہے

http://www.iahlesunnat.net

''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' تو کہے میں اس بات سے راضی ہوا کہ اللہ رب العزت میرا رب ہے اور میرا دین اسلام ہے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے رسول ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں ایسے شخص کے لئے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت حلال وجائز ہوگی۔ (حاشیہ الطحطاوی شرح مراقی، صفحہ ۱۱۱، مطبوعہ کراچی) (مقاصد حسنہ فی الاحادیث الدائرہ علی السنۃ)

معلوم ہوا کہ اذان میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامِ اقدس پر انگوٹھوں کا چومنا یہ فرمان اور عمل حضرت سیّدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔اسی لئے فقہ حنفی کے جلیل القدر بزرگ علامہ شامی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

يستحب أن يقال عند سماع الأولى من الشهادة: صلى الله عليك يا رسول الله، وعند الثانية منها: قرت عيني بك يا رسول الله، ثم يقول: اللهم متعني بالسمع والبصر بعد وضع ظفري الإبهامين على العينين فإنه عليه السلام يكون قائدا له إلى الجنة۔

جب مؤذن پہلی مرتبہ ''اشھد ان محمدا رسول اللہ'' کہے تو کہے کہ ''صلى الله عليك يارسول الله'' اور یہی کلمہ جب دوسری مرتبہ کہے تو ''قرت عيني بك يارسول الله'' کہے اور دونوں انگوٹھوں کے ناخن کو اپنی آنکھوں پر رکھے، یہ عمل مستحب ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔

(ردالمختار المعروف بشامی، جلد ۲، صفحہ ۶۸، مکتبہ امدادیہ)

معلوم ہوا کہ یہ مقدّس عمل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے اور علماء نے اس کو مستحب بھی کہا ہے۔

http://www.iahlesunnat.net

جس طرح کہ دوسرے مشہور حنفی بزرگ امام الفقہاء علامہ طحطاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے بھی لکھا ''انہ یستحب'' بیشک یہ عمل محبوب و مستحب ہے۔

اور پھر تھوڑا آگے چل کر فرماتے ہیں

وبمثلہ یعمل فی الفضائل۔ (حاشیہ الحطاوی علی مراقی الفلاح، صفحہ ۱۱۱)

فرماتے ہیں جو حدیث حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عمل کی ذکر ہوئی ایسی احادیثِ مبارکہ فضائلِ اعمال میں مقبول و محبوب ہوتی ہیں۔

ایک اور مشہور حنفی بزرگ شارحِ مشکوٰۃ علی بن سلطان المعروف ملا علی قاری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

قلت وإذا ثبت رفعه على الصديق فيكفي العمل به لقوله عليه الصلاة والسلام عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين

فرماتے ہیں کہ میں کہتا ہوں کہ جب اس کا عمل حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تک ثابت ہے تو عمل کے لئے کافی ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تم پر لازم کرتا ہوں میری سنت اور اپنے خلفائے راشدین کی سنت کو۔

(موضوعاتِ کبیر، صفحہ ۵۱۲، مطبوعہ کراچی)

معلوم ہوا کہ موقوف صحیح ہے جو فضائلِ اعمال میں معتبر ہے چاہے کوئی اس کے مرفوع ہونے اور صحتِ صحیح کا منکر ہو۔

اور یہ عمل مستحب بھی ہے جیسا کہ فقہائے احناف کی عبارتوں سے واضح ہوا۔ نہ کوئی مسلمان اس کی فرضیت و وجوب کا قائل ہے۔ ہاں مسلمان اس عمل کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم کی بناء پر کرتے ہیں اور یہ امر روزِ روشن کی طرح مسلم و صحیح ہے جس کو محقق علی

http://www.iahlesunnat.net

الاطلاق مشہور حنفی فقہی بزرگ علامہ ابنِ ہمام نے بیان کیا، جس کو فتح القدیر اور فقہ حنفی کے عظیم فقہی سرمایہ فتاویٰ عالمگیری، جلد اوّل، صفحہ ۲۴۵ پر لکھا گیا

وکل ما کان أدخل فی الأدب والاجلال کان حسناً۔

یعنی، ہر وہ کام جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ادب اور تعظیم میں کیا جائے وہ مستحسن و مستحب ہے۔

اے اللہ! ہمیں اپنی اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی محبت عطا فرما۔

اے اللہ! ہمیں اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ادب اور ان کی تعظیم کی توفیق عطا فرما۔

اے اللہ! مہذب اور باادب لوگوں کی صحبت میسر فرما۔

اے اللہ! اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے نقشِ قدم پر چلنے اور ان کے طرح عقائد اپنانے کی توفیق عطا فرما۔

لمحۂ فکریہ: بڑے افسوس کا مقام ہے کہ آج کل بعض عناصر محبّ اکابر اور محافظِ صحابہ ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سب سے برگزیدہ صحابی سیّد الصحابہ، افضل البشر بعد الانبیاء حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اِن نورانی عقائد و اعمال کو شرک و بدعت بتاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہم کو سرورِ دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ان کے صحابہ کی صحیح معنوں میں پیروی کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہر گمراہ بدمذہب سے ہمارے دین و ایمان کی حفاظت فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم الامین المعین